السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کعبہ کی قسم کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ شرف اور ذمے کے بارے میں قسم کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور انسان کے یہ کہنے کے بارے میں کیا حکم ہے کہ یہ میرے ذمے ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھانا جائز نہیں ہے بلکہ یہ شرک کی ایک قسم ہے۔ اسی طرح کعبہ کی قسم کھانا بھی جائز نہیں بلکہ یہ بھی شرک کی ایک قسم ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کعبہ دونوں مخلوق ہیں اور کسی بھی مخلوق کی قسم کھانا شرک ہے۔ اسی طرح شرف یا ذمے کی قسم کھانا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ» (جامع الترمذي، النذور والایمان، باب ماجاء فی ان من حلف بغیر اللہ فقد اشرک، ح: ۱۵۳۵)

''جس کسی نے غیر اللہ کی قسم کھائی، اس نے کفر یا شرک کیا۔''

اور فرمایا:

«لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ» (صحیح البخاري، کتاب الأدب، باب من لم یر اکفار من قال ذلک متأولا أو جاهلا (۶۱۰۸) ومسلم، کتاب الأیمان، باب النهی عن الحلف بغیر اللہ تعالیٰ (۱۶۴۶)۔

''تم اپنے باپوں کی قسم نہ کھاؤ، جس کو واقعی میں قسم کھانی ہو اسے اللہ ہی کی قسم کھانی چاہیے۔''

لیکن یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ انسان کا یہ کہنا: ''یہ بات میرے ذمے ہے۔'' اس سے ذمے کے ساتھ حلف اور قسم مراد نہیں ہوتی، بلکہ اس سے عہد مراد ہوتا ہے، یعنی اس بات کے بارے میں میرا عہد ہے اور یہ میری ذمہ داری ہے (کہ میں اسے پورا کروں گا) اور اگر اس سے واقعی قسم مراد ہو تو پھر یہ بھی غیر اللہ کی قسم ہونے کی وجہ سے جائز نہ ہوگی، لیکن مجھے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس سے لوگوں کا ارادہ قسم کا نہیں ہوتا بلکہ ان کا ذمے سے ارادہ عہد کا ہوتا ہے اور ذمے کا لفظ عہد کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 151

محدث فتویٰ